بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۶ نمبر ۱۴

# مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۳۲ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۱۵ر ربیع الاول سنہ ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| اصلیت و اہمیت نماز ........ | ۳ / ۹ | محترمہ اُمۃ اللہ صاحبہ |
| اسلام کی زندگی مسیح ناصری کی موت میں | ۹ / ۱۱ | محترمہ عارفہ بیگم صاحبہ |
| احمدیت کیا چیز ہے ....... | ۱۲ / ۱۵ | محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ |
| وقت تھا وقت مسیحا ...... | ۱۵ / ۱۶ | محترمہ رضیہ سلطان صاحبہ |
| صفات الٰہیہ ...... | صہ ۱۷ | محترمہ نظیر النساء صاحبہ |
| واقعات ........ | ۱۸ / ۱۹ | (ماخوذ) |


Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حج کعبہ

حجؔ ہوا حسبِ حکم رسولِ کریمؐ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راہ نما جب کششِ دل ہوئی — سخت جو تھی سہل وہ منزل ہوئی

جزو بنا سلسلہ راز کا — مسئلہ سامان خدا ساز کا

ختم ہوئی قلّت زادِ سفر — چلنے لگی بادِ مرادِ سفر

بحرِ عرب میں بسکون تمام — مرکب الیاس ہوا خوش خرام

سطحِ فلک صاف ہوا معتدل — بادِ بہاری بھی ہو جس سے خجل

راہِ طلب کٹنے لگی بے خطر — غلبۂ صفرا تھا نہ دورانِ سر

وقت یلملم میں ہوا شام کا — شور مچا پوششِ احرام کا

رحمتِ حق سب کی ہوئی دستگیر — کچھ نہ رہا فرق امیر و فقیر

تلبیہ بر لب ہوئے دیوانہ وار — عاشقِ سرگشتہ رواں سوئے یار

جدّہ میں آ کے رہے پا در رکاب — شام سے تا صبح بصد اضطراب

پہنچی جو موٹر بہ حدودِ حرم — گریۂ شوق آہ سے ہو کر بہم

جذب کی تاثیر دکھانے لگا — ہر سفری دھوم مچانے لگا

قبلۂ مقصود پہ جب کی نظر — رہ نہ سکی کچھ سر و پا کی خبر

گریۂ بیتاب کی شدت ہوئی — دل کی عجب شوق سی حالت ہوئی

کعبہ کی خوبی بزبانِ نجم ! — دیکھئے کیا خوب ہوئی ہے رقم

رو بہ حرم کن کہ دراں خوش حریم — ہست سیہ پوش نگارے مقیم

قبلۂ خوبانِ عرب روئے او — سجدۂ شوخانِ عجم سوئے او

گنگ ہوئی بسکہ زبانِ مقال — طوفِ حرم کا نہ کھلا کچھ بھی حال

کچھ نظر آیا تو یہ آیا کہ ہاں — اِک کرمِ حق کا ہے دریا رواں

دید کے قابل ہے وہ دورانِ عشق — طوف میں ہوں جبکہ غلامانِ عشق

آٹھویں ذی الحجہ کو بصد احتشام — جبکہ ہوا جا کے منیٰ میں قیام

قافلے والوں نے بصد امتیاز
خیف کی مسجد میں ادا کی نماز
چلکے منیٰ سے عرفات آئے سب
دِل میں لئے شوق نجات آئے سب

جوش میں تھی رحمت پروردگار
سُننے کو ہر ایک دُکھی کی پکار
موردِ اکرامِ الٰہی ہوئے
شام سے مزدلفہ کو راہی ہوئے

صبح کو مزدلفہ میں پڑھکر نماز
آکے منیٰ میں ہوئے پھر محو راز
رجم حجر، ذبح بُز و حلق سر
مصلحت ان کی نہ کچھ آئی نظر

پھر بھی بلا حجّت و چون و چرا
دِل سے سب احکام یہ لائے بجا
طوفِ زیارت پہ ہوا حج تمام
نظم بھی یہ ختم ہوئی والسّلام
(حسرت موہانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم


# مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء


## اصلیّت و اہمیّت نماز

میں یہ بتانا چاہتی ہوں۔ کہ نماز کیا چیز ہے۔ اور اس کی اہمیت کیا ہے۔ عام نظروں میں تو یہ مضمون ممکن ہے کہ اہم نہ ہو۔ اور ہر خاتون کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ بھلا کون احمدی عورت ایسی ہے۔ جو ان باتوں کو نہیں جانتی۔ لیکن اگر ہم اس پر عمیق نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حالات کے رو سے یہ مضمون نہایت اہم ہے۔ آج کل عورتوں میں نمازوں کیطرف سے انتہائی درجہ کی لاپرواہی ہو رہی ہے۔ بمشکل سے ۲۰ فیصدی ایسی عورتیں ہیں گی۔ جو یہ کہہ سکتی ہوں کہ انہوں نے اپنی تمام عمر میں ایک نماز بھی جان بوجھ کر نہیں چھوڑی۔ میں نے یہ الفاظ یونہی بغیر سوچے سمجھے کے نہیں بولے۔ بلکہ ان کو ذاتی تجربہ کی بناء پر استعمال کیا ہے

مجھے بہت سی معزز خواتین سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جو کہ ایسے شریف گھرانوں کی ہیں۔ کہ ان کے متعلق شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ پنج وقتہ نماز کا التزام نہیں رکھتیں۔ لیکن جب ان سے نماز کے متعلق گفتگو ہوئی تو انہوں نے بغیر قلق کے کہہ دیا کہ کبھی عشاء کی نماز چھوٹ جاتی ہے۔ اور کبھی صبح کی۔ گویا ان کے نزدیک تارک نماز بھی خدا کے حضور نمازی کہلا سکتا ہے۔ چار نمازیں پڑھکر وہ گویا خدا پر بڑا احسان کرتی ہیں۔ اور کہتی ہیں چار تو پڑھ لی تھیں ایک چھوٹ گئی تو کیا ہو گیا +

ایک طالبہ علم ہیں۔ جن کی والدہ صاحبہ نماز کی پابند ہیں۔ اور خود ان کو بھی میں پابند نماز تصور کیا کرتی تھی۔ لیکن ایک دن دوران گفتگو میں انکی ایک رشتہ دار کہنے لگیں۔ یہ فیل ہوئی تھی تو اس نے کھانا پینا نماز وغیرہ سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔ انہوں نے تو نہایت متانت سے یہ الفاظ بول دیئے۔ لیکن میں تھوڑی دیر کے لئے سکتہ کی حالت میں کھڑی رہ گئی +

ان کے نزدیک نماز خدا پر احسان تھا۔ جبکہ اس نے فیل کر دیا تو خدا سے ناراض ہو کر نماز ہی ترک کر دی۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ خدا کا کیا بگڑا۔ ہاں انکی تمام نمازوں کا ثواب ضائع گیا +

شائد ان کو معلوم نہ ہو کہ جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑنے سے عمر بھر کی نمازوں کا ثواب ضائع جاتا ہے۔ چاہیئے کہ خدا تعالیٰ سے استغفار کریں۔ اور آئندہ اپنے آپ کو ایسی خطرناک غلطی سے بچائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح ایکدفعہ ہمشیرہ صاحبہ کو چند خواتین سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ ان کے پاس ظہر سے پہلے کی بیٹھی ہوئی تھیں۔ ظہر کے وقت تو افسروں کے حکم کے بموجب تمام کی تمام نماز کو نہ اٹھیں۔ لیکن جب عصر کی نماز کا وقت ہوا۔ اور نماز کی چھٹی ملی تو ہمشیرہ صاحبہ نے تو اٹھکر نماز پڑھ لی۔ لیکن وہ سب بیٹھی باتیں کرتی رہیں۔ اور ایک نے بھی ظہر و عصر کی نماز نہ پڑھی یہ تمام شریف گھرانوں کی خواتین تھیں۔ اور انکا ایسا نمونہ نہایت ہی قابلِ افسوس نمونہ تھا +

یاد رکھیں کہ ہم میں اور غیر احمدی خواتین میں صرف یہی فرق ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو بھول چکے ہیں اور ہم پر خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا ہے۔ اور بذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم کو اس بھولی ہوئی تعلیم سے از سر نو آگاہ کیا ہے۔ اگر ہم آپ کی تعلیم کے ایک موٹے حصہ یعنے نماز پر ہی عمل نہیں کرتے تو بتاؤ کہ ہم نے احمدیت میں داخل ہو کر کیا حاصل کیا۔ تمام دنیا کو اپنا دشمن بنایا اپنوں کو بیگانہ بنایا۔ اور دشمنوں کی طرح طرح کی بولیاں سنیں اور حاصل کچھ بھی نہ کیا +

ایسے شخص سے زیادہ گھاٹے میں اور کون ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار فرمایا ہے۔ کہ صرف زبان سے بیعت میں داخل ہونا کسی کام کا نہیں۔ جبتک تمہارے دل ان الفاظ پر عمل نہ کریں اور تمہارے ہاتھ وہ کام کرنے کیلئے تیار نہ ہوں۔ جن کو کرنے کا تم نے بیعت کیوقت وعدہ کیا ہے۔ اب بیعت کے وقت تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد آپ کے خلفاء کے حضور وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہم بلاناغہ پنج وقت نماز ادا کریں گے۔ لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تو گویا ہماری بیعت صرف زبان کی بیعت ہے نہ کہ عمل کی۔

صرف وعدہ کسی کام کا نہیں جبتک کہ اسپر عمل درآمد نہ کیا جائے۔ یاد رہے کہ جو وعدہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور کرتے ہیں۔ وہ گویا خدا کے حضور کرتے ہیں اب بھلا اس شخص سے زیادہ برا اور کون ہو سکتا ہے جو خدائے عزوجل کے حضور وعدہ کر کے اسکو توڑتا ہے +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "کشتی نوح" میں فرمایا ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ آپ نماز کو ترک کر کے کس طرح اپنے آپ کو احمدی کہہ سکتی ہیں۔ آپ بیشک آپ کو احمدی کہیں۔ لیکن خدا کے حضور آپ احمدی نہیں گنی جا سکتیں جبتک آپ پانچ وقت خدا کے حضور حاضر ہو کر اس کا فضل نہیں چاہتیں +

یاد رکھیں کہ غیر احمدی خواتین ہماری ایک ایک حرکت کو تاڑتی ہیں۔ اور اس کوشش میں ہوتی ہیں۔ کہ ہم میں کوئی نقص پایا جائے تو وہ اسکو دوسروں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے پیش کر سکیں۔ مجھے ایک معتبر کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ ایکدفعہ دار حضرت مسیح موعود میں ایک معزز غیر احمدی خاتون مقیم ہوئیں۔ وہ پابند نماز تھیں۔ ایکدن چند عورتیں دار حضرت مسیح موعود میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ لیکن ان عورتوں نے نماز نہ پڑھی۔ برخلاف اس کے ان غیر احمدی خاتون نے نماز پڑھ لی۔ اسکے بعد ایکدن نماز کے متعلق کوئی بات چھڑی تو وہ غیر احمدی خاتون بولیں۔ کہ ہاں ایکدن یہاں چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ جنہوں نے مغرب کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ ان کے میاں تو قادیان شریف اسلئے لائے کہ شاید ان پر یہاں کا کچھ اثر ہو۔ اور ان کا دل احمدیت کی طرف مائل ہو۔ لیکن یہاں الٹا اثر پڑا۔ ہمیں تو چاہیئے۔ کہ اپنے آپ کو احکام شریعت اور خصوصًا نماز کا ایسا پابند بنائیں۔ کہ ہم میں اور غیر احمدی عورتوں میں ایک نمایاں فرق نظر آئے۔

جب غیر احمدی عورتیں ہمکو بھی نمازوں میں ایسا ہی سست پائیں گی جیسا کہ وہ خود تو بھلا بتاؤ کہ ان پر کیا اثر ہوگا۔ وہ بلاشبہ کہہ دینگی۔ کہ آپ نے احمدیت میں داخل ہو کر اپنی کیا اصلاح کی ہے۔ جو ہمیں احمدی ہونے کی ترغیب دیتی ہیں۔ اسی طرح باہر کی احمدی خواتین ہم قادیان کی خواتین سے نمونہ لینا چاہتی ہیں۔ اور ہمکو چاہیئے بھی کہ نمونہ بنیں کیونکہ ہمیں درس و تدریس اور تقریریں وغیرہ سننے کا باہر کی خواتین سے بہت زیادہ مواقع حاصل ہیں۔ نیز ہمیں آئے دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مفید نصائح سے مستفید ہونیکے بہت مواقع ہیں۔ اب اگر ہم تو نمازوں میں سست ہوں۔ اور باہر کی خواتین پابند تو کیسی شرم کی بات ہے۔ مجھے بعض ایسی خواتین سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جو اپنی پرانی عادت سے مجبور ہو کر نماز چھوڑ بیٹھتی ہیں۔ لیکن بعد میں سخت نادم ہوتی ہیں۔ کئی ایسی ہیں جنہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ اگر آپ ہمیں پابند نماز کر دیں تو آپکی بہت مشکور ہوں گی ؂

میں سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ سے یہ کہنے کی جرأت کرتی ہوں۔ کہ وہ عورتوں کو پابند نماز کرنے کے لئے ہر ممکن پہلو اختیار کریں۔

عاجزہ کے دماغ میں اسوقت دو ایک طریقے آئے ہیں جن کو کہ عاجزہ سمجھتی ہے۔ کہ اس کام میں ممد ہوں گے انشاء اللہ سو عاجزہ ان کا اظہار کر دیتا ہے۔

ایک تو یہ کہ نماز پر کثرت سے مضامین لکھے جائیں۔ اور مصباح میں چھپوائے جائیں نیز ان ماہواری جلسوں میں ایک مضمون نماز پر ضروری رکھا جائے۔ اور دوسرا یہ کہ مختلف محلوں میں کمیٹیاں بنائی جائیں جن کی ہیڈ ایک لجنہ کی ممبر ہو۔ ان کا کام یہ ہو کہ عورتوں کو نماز کی ترغیب دیں۔ اور انہیں کہیں کہ اتنے عرصہ کے بعد آپ کو خدا کو حاضر ناظر کر کے بتانا ہوگا۔ کہ اس عرصہ میں آپ نے کتنی نمازیں جان بوجھ کر چھوڑی ہیں اس طرح یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے خیال میں کم از کم قادیان کی تمام عورتیں تھوڑے ہی عرصہ میں نماز کی پابند ہو جائیں گی۔ اور اس کے لئے کچھ زیادہ وقت بھی خرچ نہ کرنا پڑے گا۔

یہ بات کوئی معمولی بات نہیں اگر اسوقت اسکا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا تو کچھ عرصہ تک ہماری جماعت کی خواتین بھی نماز سے بالکل بے بہرہ ہو جائیں گی۔ نعوذ باللہ من ذالک الوقت

نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک بہت بڑا رکن ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص عمداً تارک نماز ہوتا ہے۔ اس کا اسلام صرف نام کا اسلام ہوتا ہے۔ اور وہ خدا کی رضا کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

یعنے میں نے جن اور انس کو اسلئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میری عبادت کریں جبکہ خدا تعالےٰ نے جن اور انس کو محض عبادت کی غرض سے پیدا کیا ہے۔ تو ہر فرد بشر کے لئے ضروری ہو کہ نماز کو تمام دیگر کاموں سے پیش رکھے۔

نماز کے فوائد تو اتنے ہیں۔ کہ اگر انسان انکو تمام عمر بھی گنتا رہے۔ تو وہ ختم نہیں ہو سکتے۔ تمام بدیوں سے روکنے والی چیز اور تمام نیکیوں کیطرف رغبت دلانے کا ذریعہ صرف اور صرف نماز ہی ہے۔ جس نے اپنے آپ کو پابند نماز کیا وہ گویا شیطان کی پہنچ سے محفوظ ہو گیا۔

اللہ تبارک وتعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر

اب جبکہ نماز فحشاء اور منکر سے روکنے والی ہے۔ تو ہر فرد بشر جو اپنے آپ کو ان باتوں سے روکنا چاہتا ہے۔ طبعاً نماز کا پابند ہو گا۔ لیکن افسوس کہ نماز کی اصلیت سے ناواقفی کیوجہ سے لوگ تارک نماز ہیں مگر اس کی اصلیت کو اچھی طرح سمجھ لیں تو مجھے یقین ہے۔ کہ کوئی شریف انسان تارک نماز نہ ہو۔

بعض علماء نے لکھا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین یعنے نماز کو قائم کرو۔ اور مشرک نہ بنو۔ گویا ان کے نزدیک تارک نماز مشرک ہوتا ہے۔ تارک نماز کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جہنم تیار کی ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۹ سورۃ المدثر میں اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے:۔

الا اصحٰب الیمین فی جنّٰت یتساءلون عن المجرمین ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین۔ یعنے جنتی مجرموں سے پوچھیں گے، کہ تم کو کس چیز نے دوزخ میں داخل کیا۔ تو وہ جواب دیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے

اللہ تعالےٰ نے تمام احکام کیلئے استثناء کر دی ہے۔ لیکن نماز کے لئے کوئی استثناء نہیں اگر کوئی شخص حج کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو اس کو حج معاف ہے۔ اگر کوئی شخص خود روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس کو اجازت ہے۔ کہ وہ دوسرے کو روزہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھو ادے۔ لیکن نماز کے لئے کوئی ایسی راہ خدا تعالیٰ نے نہیں بتائی۔ بھلا بتاؤ تو سہی کہ جس رکن اسلام کو اللہ تعالےٰ نے اتنی اہمیت دی ہے۔ اگر ہم اسکو بالکل یا کچھ چھوڑ دیں تو خدا تعالےٰ کی کتنی ناراضگی حاصل کرتے ہیں۔ استغفر اللہ سورۃ البقرہ کے پہلے ہی رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ذالک الکتٰب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلاۃ۔ یعنی یہ کتاب ان لوگوں کو ہدایت دیتی ہے۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ گویا وہ شخص جو نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ اس کتاب پاک سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا ہے۔ اللہ اللہ نماز کا اتنا بڑا رتبہ اور ہم لوگ اس سے اسقدر غافل۔

**نماز کیا ہے!** نماز انسان کا اپنے آپ کو آستانہ وحدت پر جھکانا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہر انسان سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ کم از کم دن میں پانچ دفعہ اپنے آپ کو خالق کل کے حضور حاضر کر کے اس کے افضال کا متمنی ہو خواہ وہ خوشی کی حالت میں ہو یا غمی کی خواہ وہ رنج میں ہو یا راحت میں۔ آرام میں ہو یا تکلیف میں۔

انسان کی اس دنیا میں دو ہی حالتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ خوشی مسرت اطمینان و آرام میں ہوگا یا تکالیف۔ مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوگا۔ اب یہ دونوں حالتیں اسبات کی متقاضی ہیں۔ کہ انسان خدا سے غافل نہ ہو۔ کیونکہ اگر وہ خوشی و مسرت کی حالت میں ہے۔ تو اسے لازم ہے۔ کہ اس خدا کا شکریہ ادا کرے۔ جس نے محض اپنے فضل سے اسے یہ آرام و آسائش دی ہے۔ اور اگر اسے مشکلات و مصائب کا سامنا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اس کے آستانہ پر جھکائے۔ تاکہ وہ قادر مطلق خدا اس پر اپنا فضل کرے۔ اور اس کی مشکلات کا خاتمہ کرے +

بعض کے دل میں شاید یہ خیال پیدا ہو کہ تین یا چار نمازیں پڑھکر بھی خدا کی یاد ہو سکتی ہے۔ پھر بھلا پوری پانچ نمازیں پڑھنے پر کیوں اتنا زور دیا گیا ہے۔ ان کو معلوم ہو کہ ان پانچ اوقات میں بھی اللہ تعالےٰ نے بہت بڑی حکمت رکھی ہے۔ یہ پانچ نمازیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ ان پانچ تغیرات کی وجہ سے رکھی گئی ہیں۔ جو کہ تقریباً ہر انسان پر وارد ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ظہر کی نماز ہے۔ جسکا وقت سورج کے زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یہ پہلا تغیر ہے جو سورج کی چمک پر واقع ہوتا ہے۔ غور فرماویں کہ سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے کہ اچانک اس پر زوال آنا شروع ہوتا ہے۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب اس کی پہلی سی حالت نہیں رہی۔ ایسے وقت میں جبکہ سورج جیسی چمکنے والی چیز پر زوال آنا شروع ہوتا ہے۔ تو اسلام ہر مومن کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت نماز کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلقین کرتا ہے۔ اور اسے حکم دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو خدا کے حضور کھڑا کرے۔ تا وہ دعاء کرے کہ اے خدا اس سورج پر تو زوال آگیا ہے۔ مگر ایسا نہ ہو کہ ہم ترقی کرتے کرتے گر جائیں۔ اور ہماری اگلی حالت پچھلی حالت سے بدتر ہو جائے۔ اے خدا! جب تیرے فضلوں کا سورج ہم پر چمکے تو پھر اس کی چمک بڑھتی ہی جائے۔ اور ایسا نہ ہو کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے تیرے فضل ہم سے چھن جائیں۔ گویا سورج کے زوال سے انسان کو ایک نکتہ سمجھایا گیا ہے +

**عصر کی نماز** کے وقت پھر سورج پر دوسرا تغیر آتا ہے۔ جب اسکا نور آگے سے بھی کم ہو جاتا ہے اور وہ زرد پڑ جاتا ہے۔ یہ وقت اسوقت کے مشابہ ہے۔ جبکہ انسان ایک مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔ اور وہ کوشش کرتا ہے۔ کہ اس سے نکلوں۔ مگر وہ پھنستا ہی جاتا ہے۔ ایسے وقت میں اسلام نے مومن کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اسکے حضور کھڑا ہو۔ اور دعا کرے۔ کہ اے خدا جب میں کسی مشکل اور مصیبت میں پھنسوں تو تُو اپنے فضل سے مجھے نجات دینا۔ کیونکہ تیری مدد کے بغیر میں ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا +

پھر **مغرب** کا وقت آتا ہے۔ یہ اس وقت کے مشابہ ہے۔ جبکہ انسان بالکل ناامید ہو جاتا ہے۔ اور یقین کر لیتا ہے۔ کہ اب اسکا بچنا محال ہے ایسے وقت میں پھر اسلام ایک سبق دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اگر تجھ پر کوئی ایسی گھڑی آئے تو مایوس مت ہو بلکہ خدا سے نجات طلب کر وہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔ ضرور کوئی مخلصی کی صورت پیدا کرے گا۔

پھر **چوتھا تغیر** وہ ہوتا ہے۔ جبکہ کامل تاریکی احاطہ کر لیتی ہے۔ اور ہر طرف ظلمت ہی ظلمت نظر آتی ہے۔ یہ اسوقت کے مشابہ ہے۔ جبکہ انسان مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں پھر اسلام ہر مومن کو آستانۂ وحدت پر جھکاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اٹھ اور اپنے رب کو یاد کر۔ ایسے وقت میں **نماز عشاء** مقرر ہوئی +

پھر **آخری تغیر** انسان پر اسوقت آتا ہے۔ جب وہ ایک لمبے عرصہ تک مصیبت میں مبتلا رہنے کے بعد مخلصی پاتا ہے۔ یہ وقت ہے جب صبح کے وقت ظلمت کا پردہ اٹھنے لگتا ہے۔ ایسے وقت میں اسلام نے ایک اور نماز مقرر کی تاکہ انسان اپنے اس خدا کا شکر بجالائے۔ اور اس کی حمد و ثناء کرے۔ جس نے اسے اس مصیبت سے رہائی دی +

یہ ہیں حکمتیں جو اللہ تعالےٰ نے ان پنجوقتہ نمازوں میں رکھی ہیں +

---

میں پھر ایکدفعہ حاضرات جلسہ سے عرض کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے سپرد بہت بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ اور بہت سے کام ایسے ہیں۔ جنکو مرد نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکو آسانی سے سرانجام دے سکتی ہیں - اگر ہمنے اپنے آپ کو اسقدر آرام طلب بنایا تو بھلا ہم سے کس کام کی توقع ہوسکتی ہے - احمدیت ایک امانت ہے - جو خدا تعالےٰ نے ہمارے سپرد کی ہے - اگر ہمنے اس مقدس امانت کی پوری احتیاط نہ کی تو ہم ضرور خدا تعالےٰ کے حضور اس خیانت کی جوابدہ ہوں گی - پس اے معزز حاضرات آج سے پختہ ارادہ کرلیں - کہ آپ نے سب سے پہلا تغیر جو اپنے اندر پیدا کرنا ہے - وہ پابندی نماز ہے اگر آپ نماز کی پابند ہو جائیں گی - تو انشاء اللہ تعالیٰ باقی تمام برائیاں خود بخود دور ہو جائیں گی - لیکن اگر اس کاہلی کو دور کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا - مجھے امید کامل ہے کہ تمام محترم حاضرات مجھ ناچیز کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگی +

اے خدا تو ہم پر رحم فرما - ہماری غلطیوں پر پردہ ڈال - ہمارے گناہوں کو بخش دے - ہماری کاہلیوں اور سستیوں کو دور فرما - اور ہمیں ہر نیک کام کو بڑھ چڑھکر کرنے کی توفیق عطاء فرما - آمین +

---

**توسیع اشاعت** ہر احمدی خاتون کا فرض ہے - کہ مصباح کی اشاعت بڑھانے کے لیئے پوری پوری کوشش فرمائے +

(مینجر)

# اسلام کی زندگی

## مسیح ناصری کی موت میں ہے

آج کل کے مسلمانوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں - اور کسی نامعلوم زمانہ میں آپ ہی دوبارہ تشریف لاکر تمام دنیا کیطرف مبعوث ہوں گے - اور اسی خیال کیوجہ سے یہہ لوگ ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے برگشتہ ہیں - آج سے قریباً دو ہزار برس پیشتر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد پر یہود نے یہی عذر کیا اور کہا کہ پہلے ایلیا کا آسمان سے اُترنا ضروری ہے - گو یہہ سچ ہے - کہ یہود کی الہامی کتاب ۲ سلاطین ۲/۱۱ میں صاف لکھا ہے - کہ ایلیاہ بگولے میں ہوکے آسمان پر جاتا رہا - اور پھر ملاکی ۴/۵ میں ان کی دوبارہ آمد کو یوں ذکر فرمایا ہے:-

"دیکھو خداوند کریم کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیج دونگا" مگر حضرت مسیح علیہ السلام حضرت یحیٰی کے متعلق فرماتے ہیں "الیاس جو آنیوالا تھا - یہی ہے - چاہو تو قبول کرو - جس کسی کے کان سُننے کے ہوں سُنے (متی ۱۱/۱۵)

گو حضرت مسیح کے نزدیک کسی نبی کا بجسم عنصری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمان پر جانا۔ اور پھر اترنا ایک فضول اور خلاف سُنّت اللہ کام ہے۔ کیونکہ رب السماوات والارض نے آدم اور اسکی ذریّت کے لئے ازل سے فرمایا ہے۔ کہ فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون (اعراف ع ۲) کہ تمہارا مقر اور ٹھکانا۔ اور زندگی اور موت بہرصورت کرۂ ارض ہی میں ہے

پس اے بہنوں! کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ مسیح جو ایلیا کی دوبارہ آمد کو محال بتاکر یہود کو ملزم قرار دے گیا۔ اب خود ہی دوبارہ خاکی جسم کیساتھ آسمان سے اُتر آوے۔ کیا یہود آپ کے پہلے فیصلے کے برخلاف آپ کا اپنا عمل دوبارہ آمد پیش نہ کریں گے۔ ہمارے نزدیک اگر کوئی نبی یا رسول زندہ رکھا جاتا تو کیا باعتبار اپنی ذاتی اوصاف کے اور کیا بلحاظ اپنے کارہائے نمایاں کے صرف اور صرف سیّدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (انبیاء ع ۳) اے رسول تجھ سے پہلے کوئی اب تک زندہ ایک حالت پر قائم رہنے والا نہیں رہا۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ وہ زندہ آسمان پر رہنے والے ہوں اور تو فوت ہو جائے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان آنحضرت صلعم کی محبت کا دعوےٰ کرتے ہوئے یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سیّد الانبیاء تو مدینہ منورہ میں زمین کے نیچے مدفون ہیں۔ مگر مسیح ناصری چوتھے آسمان پر ہو ؎

غیرت کی جا ہے عیسےٰ زندہ ہو آسمان پر
مدفون ہو زمین میں شاہِ جہاں ہمارا

دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس پر مصائب اور مشکلات نہ آئے ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ کو دشمنوں نے آگ میں ڈالا۔ اور حضرت یوسفؑ کو کئی برس قید خانہ کی تاریک کوٹھری میں رہنا پڑا۔ اور موسےٰؑ کو ملک بدر ہونا پڑا۔ پھر حضرت سرور کائنات صلعم کو اپنے دشمنوں کے منصوبوں سے تنگ آکر اپنا وطن مالوف چھوڑنا پڑا۔ اور غاروں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ آپؐ کبھی ٹخنوں تک لہولہان ہوئے اور کبھی اُحد کے مقام پر بے ہوش گرے۔ اور آپکا سر مبارک خون آلودہ اور دانت شہید ہو گئے غرض کوئی نبی بھی اس سعادت سے محروم نہ رہا کہ اپنے محبوب کے نام پر ستایا جاوے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کسی کو آسمان پر نہ لے گیا۔ بلکہ زمین پر ہی رکھ کر اُن کو تکلیف کا نشانہ بنایا گیا۔ اب ہم کیونکر مانیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰؑ کے ساتھ تمام انبیاء سے نرالا اور خلاف سنت معاملہ اور سلوک کیا اور دشمنوں کی ان تک رسائی نہ ہونے دی۔ کیا اس کے یہ معنے نہیں کہ اللہ کو حضرت عیسےٰ سے زیادہ پیار ہے۔ اور باقی انبیاء اور خصوصاً سرور کائنات سے کم؟ نعوذ باللہ۔

حیات مسیح کا عقیدہ اسلام کیلئے ایک تباہ کن آلہ ہے۔ جس کی مدد سے نصاریٰ آجتک لاکھوں مسلمانوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسلام سے بیزار اور عیسائیت کا حلقہ بگوش کر چکے ہیں۔ اے کاش لوگ غور کریں۔ اور اس کھلی صداقت کو مان لیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام دیگر انبیاء کی طرح اس خاکی قطعہ میں مدفون ہیں۔ تاکہ عیسائیت مغلوب اور اسلام غالب ہو۔ اور آپ مردہ پرستوں کیلئے مؤید نہ بنیں۔ کیونکہ مسیح کی جسمانی زندگی کا اعتقاد عیسائیت کے لئے گونہ سہارا ہے +

قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کی احادیث صحیحہ میں اس عقیدہ کا نشان کسی جگہ بھی نہیں پایا جاتا۔ کہ حضرت مسیح زندہ اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر چلے گئے۔ ہم چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر کہیں ایسا ثبوت ہے۔ تو دکھایا جائے۔ لیکن خدا کے فضل سے مشرق اور مغرب کے علماء بھی اس مدعا میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ قرآن مجید نے متعدد مقامات پر نہایت صراحت کے ساتھ وفات عیسےٰ علیہ السلام کو بیان فرمایا ہے۔ جس میں سے ایک آیت اسجگہ بیان کرتی ہوں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم وکنت علیھم شھیدًا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیئٍ شھید (سورۃ مائدہ ع ۱۶) کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے سوال ہوگا کہ کیا عقیدہ تثلیث کی تم نے تعلیم دی تھی۔ اسکا جواب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نفی میں دیتے ہوئے اپنی بریئت میں یہ بھی فرمائینگے وکنت علیھم شھیدًا مادمت فیھم کہ میرا تعلیم دینا تو درکنار میری زندگی اور موجودگی میں اُن میں یہ عقیدہ نہیں پھیلا۔ بلکہ اپنی حیات تک میں اُنکا نگران تھا۔ ہاں جب تو نے میری توفی یعنی روح قبض کر لی تو تُو ہی نگران تھا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اِس جواب میں جہاں عقیدہ تثلیث کے نصاریٰ میں پھیلنے سے لاعلمی کا اقرار کرتے ہیں۔ وہاں پر وہ اس امر کی بھی پُر زور شہادت دیتے ہیں۔ کہ میری زندگی میں یہ گمراہ کُن عقیدہ نہیں نکلا۔ بلکہ میری توفی کے بعد سب کچھ ہوا۔ اب اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اور وہ اگر جبراً مسلمان بنائیں گے۔ اور صلیبوں کو شکستہ اور نصاریٰ کو تہ تیغ کرینگے۔ تو کیا وہ قیامت کو محض انکار میں جواب دیکر نعوذ باللہ جھوٹ بولینگے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ایک نبی کیا ایک مومن کی شان سے بھی یہ بعید ہے۔ پس ماننا پڑیگا۔ کہ آپ اس وقت زندہ نہیں یا بالفرض اگر زندہ ہیں۔ تو دوبارہ نہیں آسکتے۔ کیونکہ دوبارہ آنے پر جب وہ عیسائیوں کو بگڑا ہوا توحید سے منحرف تثلیث پر قائم دیکھ لیں گے۔ تو پھر کیونکر رب السموات کے حضور کہیں گے۔ کہ مجھے علم نہیں۔ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے عقیدہ تثلیث کی ایجاد اپنی توفی کے بعد بتائی ہے بلکہ حضرت کے بعد جلد ہی نصاریٰ نے عقیدہ گھڑ لیا ہے اِس لئے قرآن پاک نے فرمایا ہے :-

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ۔

کہ نصاریٰ جو تثلیث کے قائل ہیں وہ خدا کے نافرمان ہیں۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ اسوقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام بہرحال فوت ہو چکے ہیں +

عارفہ بیگم بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدیت کیا چیز ہے

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں - اور نہ ہی کوئی نیا فرقہ ہے - بلکہ حقیقی اسلام کا ہی دوسرا نام احمدیت ہے - دنیا بھر میں آج سوائے احمدیت اور احمدی قوم کے اور کوئی دین و ملت نہیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے ان پے در پے وعدوں کا مصداق ثابت کر سکے اور اس طرح پر اپنے مذہب کی سچائی کے دعوے میں دوسروں کے آگے سرخرو ہو۔

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام احمدیت میں کوئی دوسرے نہیں - بلکہ سب کچھ وہی ہیں - جو خدا کے کلام رسول کریم کی سنت اور آپکی صحیح احادیث سے ثابت ہو - ہاں مگر احمدیت نری نام کی مسلمانی رسم و عادت کی پابندی احکام شریعت میں لفظ پرستی و کٹ حجتی سے بیزار ہے - وہ خدا کی اطاعت و رسول کی اطاعت خلوص نیت اور اللہ کے تقویٰ و خشیت پر تمام عبادتوں کا دارومدار رکھتی ہے - جنکے بغیر انسان کی زندگی میں پاک تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور نہ عاقبت سنورتی ہے ✤

دنیا کی حالت خود ایک نبی کی ضرورت کی تقاضا کر رہی تھی - کیونکہ آج ہم اس روشنی اور اس ایمان کو کہاں دیکھ سکتے ہیں جسکا انبیاء کے ساتھ تعلق ہوتا ہے - آج کون ہیں وہ نشانات و معجزات دکھا سکتا ہے - جو لوگ انبیاء اور ان کے خلفاء کے ہاتھوں پر دیکھا کرتے تھے۔

اس واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی خدمت کرنے اور اسکو نئی زندگی دینے اور اسکی اشاعت کرنے اور بنی آدم کو اسلام کی تعلیم پر چلانے اور خدا کیطرف لے جانے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ یہ غلطی ہے - اگر کوئی کہے - کہ لوگ خود بخود سمجھ سکتے ہیں۔ امام کی کیا ضرورت ہے - دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دنیا میں یہود تھے - ان کے پاس خدا کی کتاب موجود تھی - اور وہ نبیوں کو مانتے تھے مگر باوجو کتاب ہونے کے وہ گناہ میں گرفتار ہوئے - اور فسق و فجور میں غرق ہوئے - اور ان سے باز نہ آئے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر اسلام کو قبول کیا ✤

سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے جاری ہے۔ کہ قوت آسمان سے اترتی ہے - اور بدی روکنے کے واسطے خدا تعالےٰ کسی کو بھیجتا ہے - وہ اس نور کے ذریعے سے جو سے خدا تعالےٰ سے ملتا ہے۔ ایک جماعت بناتا ہے - پرانے یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں موجود تھے۔ وہ کسی کو راہ راست پر نہ لا سکے - لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی نے چند سالوں میں مشرق و مغرب تک اپنا اثر دکھایا اور لوگ بدیونکو چھوڑ کر نیکیوں کو اختیار کرنے میں مستعد ہوگئے یہودیوں کے پاس دو ہزار سال سے خدا کی کتاب توریت موجود تھی - باوجود اسکے وہ گمراہ ہی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنت اللہ یہی ہے۔ کہ ایسے وقت میں خدا کا مرسل ضرور آتا ہے۔ دیکھو جب خزان کا وقت آتا ہے۔ اور کل پتے درختوں سے گر جاتے ہیں۔ نہ پھل رہتا ہے۔ نہ پھول رہتا ہے۔ درخت ایسے ہو جاتے ہیں گویا کاٹنے کے قابل ہیں۔ بجائے خوشبو کے اُن سے بدبو آتی ہے۔ اور خوش شکلی کے عوض بدصورتی نظر آتی ہے۔ اسوقت تم سمجھو۔ اب بہار کا وقت قریب آگیا ہے۔ جسطرح جسمانی عالم ہے۔ اسی طرح روحانی عالم بھی ہے۔ روحانی عالم پر جب خزان کا وقت آتا ہے۔ تو لوگوں کے اقوال خراب ہو جاتے ہیں۔ اعمال بگڑ جاتے ہیں۔ ایمان کے پتے اور پھل اور پھول سب گر جاتے ہیں۔ اسوقت سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب بہار کا وقت آگیا ہے۔ سچے نبی کا نشان یہ ہے کہ اسکے وقت سے پہلے بحر و بر میں فساد ضرور ہوتا ہے۔ قرآن شریف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثبوت اسی طور سے دیا ہے۔ چنانچہ اس زمانے کی حالت بھی مصلح کو چاہتی ہے۔ اسوقت کون کہہ سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی اندرونی حالت میں تغیر نہیں آگیا۔ جیسا اندرونی حالت قابل افسوس ہے۔ ایسا ہی بیرونی حالت بھی قابلِ افسوس ہے۔ پہلے دنوں میں اگر اسلام کے اندر ایک شخص کہیں مُرتد ہوتا تھا تو ایک قیامت برپا ہو جاتی تھی۔ اب یہ حال ہے کہ دو چار روپے کے لالچ پر لوگ اسلام کو چھوڑ کر گرجاؤں میں داخل ہوتے ہیں۔ یعنے عیسائی ہو جاتے ہیں۔ اور بعض نادان آریہ بن جاتے ہیں۔ اندرونی حالت یہ ہے۔ کہ معاملات میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ اگر کسی سے قرض لیتے ہیں۔ تو پھر دینے کا نام نہیں لیتے۔ جھوٹی گواہیاں دیتے ہیں۔ طرح طرح کے معاصی اور فسق و فجور میں گرفتار ہیں۔ نہ اندرونی طور پر مسلمانوں کو خوش حالی حاصل ہے۔ اور نہ بیرونی طور پر۔ کیا اس زمانے میں اسلام کی محافظت کے واسطے کسی مصلح کا پیدا ہونا ضروری نہ تھا۔ کیا یہ زمانہ اس امر کا مقتضی نہ تھا کہ مہدی موعود نازل ہوتا۔ اگر خدا تعالی اسوقت ایسا نہ کرتا۔ تو کوئی اور عذاب نازل ہوتا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے بڑا رحم کیا۔ کہ اپنا رسول بھیجدیا پھر اگر لوگ توجہ نہ کریں۔ تو یہ بھیجنا ان کے واسطے بے کار ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا عذاب سر پر کھڑا ہے خدا تعالےٰ نے بہت سے نشانات دکھا کر متنبہ کر دیا ہے۔ تاکہ تم باز آجاؤ۔ یہ ایک بڑا احسان ہے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کو بتایا ہے۔ کہ آئندہ زمانہ ایک ردی زمانہ آتا ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ کے قہری نشانات طاعون۔ زلزلے۔ اور موت کے ذریعے سے ظاہر ہوں گے۔ جنکا علم نہیں کہ کیا کیا ہونگے ہر ایک جو پہلے توبہ کرتا ہے۔ اس پر بڑی توقع ہو سکتی ہے۔ اور عذاب کے آنے سے پہلے توبہ کر لینی چاہیئے۔ جب مصیبت آجائے۔ اور اجل مقدر وارد ہو جائے۔ تو پھر دعا کیا چاہیئے کہ ابھی سے دعا کرو۔ جبکہ مصیبت ابھی وارد نہیں ہوئی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ نے یہ سلسلہ احمدیہ اس واسطے قائم کیا ہے۔ کہ لوگ نئے طور پر اس کی ہستی پر ایمان اور یقین حاصل کریں۔ اور اس سلسلہ کی ترقیات حاصل کریں۔ اور اسمیں داخل ہو کے جنت کے وارث بنیں +

خدا تعالےٰ نے سلسلہ احمدیہ اسلیئے قائم کیا ہے۔ کہ ہم اسلام کی حقیقی شکل دنیا میں ظاہر کریں۔ اور یہ بغیر اس کے نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارا خدا تعالےٰ سے کامل تعلق ہو۔ اس سے کامل محبت ہو۔ اور ہم اسکے ہو جائیں۔ جب تک ہمیں یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ ہمیں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہماری تمام ترقیات اصلاح نفس سے وابستہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلیئے آئے تھے۔ کہ اسلام اور قرآن شریف کی محبت ہمارے دلوں میں جما دیں۔ اسوقت ہمارے پاس دنیاوی سامان نہیں۔ ہم دنیاوی فریب اور دھوکے چھوڑ چکے ہیں۔ ہمارا بھروسہ صرف اللہ تعالےٰ پر ہی ہے۔ اسلیئے ہمیں کامل محبت و کامل تعلق اللہ تعالےٰ سے پیدا کرنا چاہیئے۔ بہت اہم اور بہترین ذریعہ بدیوں اور نیکیوں کے معلوم کرنے کا یہ ہے۔ کہ تلاوت قرآن کریم باترجمہ کرتے وقت جہاں وہ عیب پڑھے۔ جو خدا تعالےٰ نے پہلی قوموں کے بیان کیئے ہیں، وہاں غور کرے۔ کہ کیا مجھ میں بھی تو یہ عیب نہیں اس طرح جہاں قرآن کریم میں کسی نیکی کا ذکر آئے وہاں دیکھے، کہ مجھ میں یہ نیکی پائی جاتی ہے۔ یا نہیں اسکا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا۔ کہ چونکہ سب نیکیاں اور بدیاں ایک وقت انسان کے سامنے نہیں آسکتیں! اسلئے آہستہ آہستہ تلاوت کے وقت آتی رہینگی۔ دوسری تلاوت کے وقت خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے۔ اِسلئے بدیوں سے بچنے اور نیکیاں اختیار کرنے میں بھی اسے بہت مدد ملے گی +

پس جو زندگی مذہبی احمدی جماعت میں ہے۔ وہ دوسرے کسی اسلامی فرقہ میں نہیں۔ اخلاق میں جو جو خوبیاں خدا نے احمدی جماعت کو عطا فرمائی ہیں۔ وہ سبھی اپنی جگہ پر ممتاز نشان ہے +

اگر کوئی قربانی وایثار دکھانے والی جماعت ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔ اگر کوئی روح کو تازگی دینے والی جماعت ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔ قسما قسم کے مصائب جھیلتے ہوئے اور غیر مذاہب کی ایذا رسانی کے باوجود اگر کوئی جماعت اپنے کام پر مستعد نظر آتی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔ اگر اتفاق اور محبت پیدا کرنے والی کوئی جماعت ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے +

اگر ابتلا و تکلیف کے وقت صبر و استقلال دکھانے والی کوئی جماعت ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔ اگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ احمدی جماعت ہے۔ اگر شرک و بدعت کو مٹانے والی کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔

غرضیکہ دنیا کی علمی تمدنی و مالی۔ ذہنی دینی دنیاوی امور میں اگر کوئی جماعت ترقی کر رہی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہے۔ بس اسی کا نام "احمدیت" ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو احمدیت پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

(خاکسارہ عائشہ صدیقہ بیگم عرف کنیزہ فاطمہ بانو احمدی)
(بنت ڈاکٹر محمد علی خان صاحب احمدی مرحوم افریقوی)
(اہلیہ میر عطاء اللہ خان صاحب احمدی)

---

## وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
## مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا۔

---

آج سے ۹۵ برس پہلے پنجاب کے ایک گاؤں میں جس کو قادیان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ یوں تو دنیا میں ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں بچے پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ وہ بچہ ہے۔ جسکے متعلق حدیثوں میں بار بار ذکر آیا ہے اور جس کے متعلق سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے زمانہ میں خدا کا یہ برگزیدہ انسان پیدا ہوگا باپ نے اس ہونہار بچہ کا نام غلام احمد رکھا۔ جب بڑا ہوا۔ تو باپ نے عربی فارسی پڑھانے کیلئے استاد رکھ دیئے۔ جنہوں نے چند ایک درسی کتابیں پڑھا دیں۔ آپ خدا تعالےٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہتے تھے۔ جب کوئی آپ کے باپ سے آپکی نسبت دریافت کرتا تو وہ جواب دیتے تھے۔ کہ جاؤ مسجد کے کسی کونے میں لیٹا ہوا ہوگا۔ آپ کی یہ حالت دیکھکر باپ کو فکر دامنگیر ہوا کہ یہ میرا بچہ زندگی کسطرح گزاریگا مگر اسکو کیا خبر تھی کہ خدا تعالےٰ نے اس بچہ کو چن لیا ہے۔ اور ایک وقت آنے والا ہے۔ کہ لاکھوں آپ پر جان قربان کرنے والے ہوں گے۔ آپنے سیالکوٹ کچھ عرصہ ملازمت بھی کی۔ مگر وہاں دل نہ لگا۔ کیونکہ اُن سے خدا تعالےٰ نے اور کام لینا تھا پھر آپ واپس قادیان تشریف لے آئے۔ جب آپ کی عمر تقریباً چالیس برس کی ہوئی تو آپ کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اب ان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور فکر دامنگیر ہوا کہ اب کیا ہوگا۔ خدا تعالےٰ کیطرف سے سب سے پہلا الہام ہوا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اِس زمانہ میں اسلام کی حالت بہت گر گئی ہوئی تھی اور عیسائیوں اور آریوں کا بہت زور تھا۔ قرآن شریف لوگوں کے دل سے اُٹھ گیا تھا۔ اسلیئے ضرور تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مامور اُٹھے اور اسلام کو از سرِ نو تازہ کرے۔ آپ نے براہین احمدیہ ایک زبردست کتاب اسلام کی حمایت میں لکھی جس سے آپ کی شہرت دور دور ہوگئی اور علماء نے زمانہ نے آپ کی خداداد قابلیت کو مانا۔ اب وقت آگیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ آپ سے وہ کام لے جس کے لئے آپ کو بھیجا تھا۔ آپ نے خدا تعالیٰ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وحی کے ماتحت مسیح موعود اور مہدی موعود ہونیکا دعوےٰ کیا۔ اور کہا کہ عیسےٰؑ جسکے متعلق احادیث میں ذکر ہے۔ وہ مر چکا ہے۔ اور میں ہی وہ عیسےٰ ہوں۔ دعویٰ کرنا تھا۔ کہ چاروں طرف سے آپ پر کفر کے فتوے لگنے شروع ہو گئے۔ وہ علماء جو آپکے نہایت ثناخوان تھے۔ آپکے جانی دشمن بن گئے۔ چونکہ آپ خدا کی طرف سے تھے۔ آپ نہایت جانفشانی سے اُن سب کے مقابلہ میں ڈٹ گئے۔ اور آپ اکیلے مردانہ وار مقابلہ کرنے لگے۔ آپ نے بہت سی پیشگوئیاں کیں۔ جو سب کی سب پوری ہوئیں۔ آپ کے متبعین کی تعداد بڑھنی شروع ہو گئی۔ اور دشمن ذلیل و خوار ہونے گئے۔ ایک وقت تھا کہ آپ اکیلے تھے۔ اور اب وہ وقت ہے۔ کہ لاکھوں آپکے جان نثار موجود ہیں۔ آپنے متعدد کتابیں اسلام اور اپنے دعوے کی حمایت میں لکھیں۔ آپ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ دُور دُور سے میرے پاس لوگ آئینگے۔ میں قادیان کو ایک وسیع شہر دیکھتا ہوں۔ اب ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہی ہیں۔ کہ سب کچھ پورا ہو رہا ہے۔ اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اسوقت درہم برہم کر دیا جاتا۔ مگر خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" پھر خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دونگا" سو آج ہم دیکھ رہی ہیں۔ کہ ساری باتیں حرف بحرف پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ تو پھر ہمیں اس سلسلہ کے خدا کیطرف سے ہونے میں رائی بھر بھی شک نہیں کرنا چاہئے۔ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ اگر کوئی مجھ پر جھوٹ باندھ کر دلی مراد حاصل کرنا چاہتا ہے تو میں اسکو فوراً ہلاک کر دیتا ہوں مگر ہم دیکھتی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے ہر موقع پر عزت دی۔ آپ پر کئی ایک مقدمات چلائے گئے۔ مگر آپ بڑی عزت کے ساتھ بری ہوئے۔ اور دشمن ذلیل و خوار۔ گو آپ کی تعلیم معمولی تھی۔ مگر آپ نے تمام دنیا کو چیلنج دیا۔ کہ آؤ میرے ساتھ عربی میں مقابلہ کر لو۔ مگر کسی کو بھی مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ آپ نے کئی ایک مناظرے عیسائیوں۔ آریوں۔ غیر احمدیوں سے کئے۔ جہاں آپ مظفر و کامیاب رہے۔ غرض آپ لوگوں کو ہدایت کیطرف بلاتے رہے۔ جب آپ نے اپنا کام ختم کر لیا۔ اور خدا تعالےٰ نے لوگوں پر اپنی حجت پوری کر دی۔ تو خدا تعالےٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ آپ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بمقام لاہور اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کا جنازہ مبارک قادیان لاکر بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب آپ کے خلیفہ اوّل مقرر ہوئے۔ اور اب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی آپکے سلسلہ کو چلا رہے ہیں۔ اور سلسلہ خدا کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# "صفاتِ الٰہیہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام طور پر مشہور ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں۔ مگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان میں سوائے ایک کے باقی سب صفات الٰہی ہیں۔ اور ان کے علاوہ اس کی اور بھی صفات ہیں باری تعالیٰ کا ذاتی نام **اللہ** ہے۔ جس کے مقابلے میں ایسا جامع نام کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ **اللہ** کے معنے وہ ذات ہے جس میں ہر ایک قسم کی خوبی اور کمال پایا جائے۔ اور جو ہر ایک قسم کی کمزوری اور بدی اور نقص سے پاک ہو دنیا کا کوئی دیگر مذہب ایسا نام پیش نہیں کر سکتا۔ عام طور پر لوگ ان صفات الٰہی کو زبانی یاد کر لیتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان کے پڑھنے سے نجات ہو جاتی ہے۔ مگر جو اصلی مقصد ان صفات کے یاد کرانے میں بزرگوں نے مدنظر رکھا اس کی طرف توجہ بالکل نہیں کرتے۔ بزرگوں کا منشاء تھا۔ کہ جو شخص ان کو روزانہ پڑھے گا۔ وہ ان صفات کی حقیقت پر غور کرے گا۔ مگر لوگوں نے اس اصلی مقصد کو بھلا دیا ہے۔ ان کو روزانہ پڑھنے ہی پر کفایت کیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ صفات الٰہی کے فوائد سے بالکل محروم ہو گئے ہیں۔ اب میں چند ایک صفات الٰہی کے بیان کرتی ہوں۔ اور درخواست کرتی ہوں۔ کہ اسی طرح دوسری صفات پر بھی غور کریں۔ اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔

**رزّاق**۔ اُس صفت کا نام ہے۔ جسکے ذریعے سے ہر جاندار کو اس کے مناسب حال رزق حاصل ہوتا ہے۔ اگر سب مخلوق اسباب کا یقین کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو رزق بہم پہنچانا اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور ہر ایک کے مناسب حال رزق بہم پہنچا بھی دیتا ہے۔ تو پھر کسی کو ناجائز ذرائع سے رزق حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنی پڑے۔

**علیم**۔ اگر ہر ایک شخص کو اسباب کا یقین ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر ایک قول اور کام سے واقف ہے بلکہ خیال سے بھی واقف ہے۔ تو کسی کو بھی ان باتوں کے کرنے کی جرأت نہ ہو۔ جن کے کرنے سے اللہ نے روکا ہے۔

**غفار**۔ اگر اسباب کا یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔ تو انسان غلطی کرنے کے بعد اسکی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

**جبّار**۔ اگر ایک انسان اسباب کا یقین کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک انسان کو جو دنیا میں غلطی اور خطا کرتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں توبہ نہیں کرتا تو اسکو برے فعل کی جو چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ ضرور اسکی سزا ملیگی۔ اول تو وہ گناہ کی جرأت نہ کرے۔ اگر غلطی ہو بھی جائے تو ضرور توبہ استغفار کے ذریعے اس کو بخشوانے کی کوشش کرے۔ ہ۔ فقط۔ دعا کی طالب نظیر النساء

ص اسی طرح باقی صفات پر بھی غور کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار بن سکتا ہے۔ اور مرنے کے بعد نہایت خوشی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اچھے انعام پاتا ہے۔

# واقعات

## بچوں کی لڑائی کا افسوسناک انجام

بریلی ۲۶ جون

آج داتا رام اور بھولا کے خلاف سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت میں قتل کے الزام میں زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مقدمہ پیش ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ لڑکوں میں جھگڑا ہو گیا۔ انہوں نے اپنے اپنے گھر والوں سے جا کر شکایت کی۔ ایک لڑکے کے باپ بدھ سین نے دوسرے لڑکے کے باپ بھولا کو دھمکی دی۔ بھولا نے رات کیوقت اپنے دوستوں کی مدد سے بدھ سین پر لاٹھی سے وار کیا۔ جس سے وہ سخت مجروح ہوا۔ اور بعد میں ہسپتال جا کر جان بحق ہو گیا +

## بھائی نے بہن کو قتل کر دیا

ناگپور ۲۶ جون کھنڈوہ

یہاں ایک مسلمان نے اپنی بیوی کی زبان سے اپنی بہن کی شکایت سنی۔ تو غضبناک ہو کر بہن کو مہلک طور پر زخمی کر ڈالا شکایت صرف بچوں کے آپس میں لڑنے کیوجہ سے ہوئی تھی بہن زخموں کیوجہ سے ہلاک ہو گئی۔ اسکے بعد خود ہی تھانہ میں چلا گیا۔ اسوقت اسکے ہاتھ خون آلودہ تھے۔

## ماں اور بیٹی کی المناک موت

امرتسر ۲۶ جون

آج ڈھائی بجے بعد دوپہر خالصہ کالج کے نزدیک ایک شدید موٹر کا حادثہ ہو گیا۔ ایک موٹر لاری لاہور سے امرتسر آ رہی تھی جب وہ خالصہ کالج کے نزدیک پہنچی تو انجن بے قابو ہو گیا۔ لاری شیشم کے ایک درخت سے ٹکرا گئی۔ دو عورتیں (ماں اور اس کی شادی شدہ لڑکی) ہلاک ہو گئیں۔ دو مسلمانوں کو سخت چوٹیں آئیں۔ ان میں سے ایک مرحومہ نوجوان لڑکی کا خاوند تھا۔ لاشوں اور مجروحین کو سول ہسپتال میں پہنچا دیا گیا +

## ایک بڑھیا کی پیاس سے موت

جموں ۲۶ جون

ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس ہفتہ ایک بڑھیا موضع جھنڈہ علاقہ منادر کے قریب پیاس سے تڑپ تڑپ کر جان بحق ہو گئی۔ یہ بیچاری ایک قریبی رشتہ دار کی تیمارداری کیلئے آ رہی تھی۔ ابھی وہ اپنی منزل مقصود سے دو میل کے فاصلہ پر ہو گی۔ کہ اسے اس رشتہ دار کے مرجانے کی خبر ملی۔ یہ بیچاری خبر سنکر حواس باختہ ہو گئی۔ اور گرم ریت میں دوپہر کو بھٹکتی رہی۔ بکریاں چرانے والے لڑکے جب اس کے پاس سے گزر رہے تھے۔ تو وہ منہ کو ہاتھ لگا کر پانی کا اشارہ کرتی تھی۔ بچے ڈائن یا چڑیل سمجھکر اس سے دور بھاگ گئے۔ اور کئی درختوں پر چڑھ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بیچاری پیاس کیوجہ سے جان بحق ہو گئی +

## بیوی کی جدائی کا صدمہ

لندن ۲۰ جون

ایک نوجوان شوہر نے اپنی بیوی کی جدائی کی تاب نہ لا کر جان دیدی۔ اس کی بیوی کو مرے ہوئے کچھ ہی عرصہ گزرا تھا۔ کہ اس کو خیال پیدا ہونے لگا کہ اب میں اپنی بیوی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ علاوہ اس کے اکثر اسکو یہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمان پیدا ہوتا تھا - کہ گویا اس کی بیوی اُسے آسمان سے پکار رہی ہے - اس نوجوان کا نام چارلس کلارک ہے - اس کی عمر ۱۲ سال ہے +

ایک روز اس نے اپنی ساس سے ذکر کیا تھا - کہ جب سے میری بیوی مری ہے میں شکستہ دل ہو گیا ہوں - مجھے اکثر اپنی بیوی کی آواز بھی سنائی دیتی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گویا مجھے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے پکارتی ہے - یہ کہہ کر کلارک اپنی ساس کے گھر سے چل دیا - لیکن چونکہ اُسے کچھ شبہ ہو گیا تھا - لہذا وہ بھی اس کے پیچھے چلدی - جب وہ مکان سے باہر آئی - تو انہوں نے کلارک کو لالٹین کے کھمبے سے چمٹا ہوا پایا - اسکا سر نیچے کیجانب جھکا جا رہا تھا - چند منٹ بعد وہ زمین پر گر پڑا - اس کی شادی ہوئے صرف ۱۶ ہی مہینے گزرے تھے +

موت تحقیقات کرنیوالی جیوری نے فیصلہ دیا ہے - کہ متوفی زہر کھا کر مر گیا ہے +

## سی - پی کا ایک عبرت خیز واقعہ

بالاگھاٹ ۲۴ر جون

محمد ابراہیم نامی ایک نوجوان لڑکی کی عصمت جس عجیب طریقہ سے بچی اسکا چاروں طرف چرچا ہو رہا ہے - یہ لڑکی نہایت حسین اور عفت مآب تھی وہ دیول گاؤں سے برہٹا پوری اپنی نانی کے ساتھ جا رہی تھی - راستہ میں موٹر ایک پنڈی سے ٹکرا کر اُلٹ گئی - اور کئی مسافر زخمی ہوئے - اس کی نانی بھی بیہوش ہو گئی - لاری والے کو بھی سخت چوٹ آئی - لڑکی اپنی نانی کو ایک طرف لٹا کر زخم باندھ رہی تھی - کہ ایک سواری کی موٹر آئی - اور دو آدمیوں نے اُتر کر مسافروں کے سامنے اس لڑکی کو زبردستی اپنی موٹر میں ڈال لیا - اور قبل اس کے کہ کوئی مدد کو پہنچے وہ ہوا ہو گئے لڑکی کا بیان ہے - کہ دشمن میں جا کر ایک گھنے جنگل کے کونے میں مجھے بے آبرو کرنا چاہا - کہ پاس کی جھاڑی سے ایک ریچھ نے اُن پر حملہ کیا اور ایک آدمی کو جو آبرو ریزی کرنا چاہتا تھا - بُری طرح زخمی کیا - لڑکی بھاگ نکلی - برہٹا پور سے ایک لاری آ رہی تھی - جس پر وہ بیٹھ کر دیول گاؤں واپس ہوئی - راستہ میں ٹوٹی ہوئی لاری ملی - اور اس کی نانی بھی ہوش میں آ گئی تھی - دوسرے مسافر بھی اس لاری میں بیٹھ کر دیول گاؤں آ گئے +

## بھائی کی خوشی میں مصباح کی اعانت

ہم بڑی خوشی و مسرت کیساتھ اطلاع دیتی ہیں کہ ہمارا بھائی عزیز عبدالاحد افریقہ میں کسی قتل کے مقدمے میں ماخوذ تھا - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاکسار و احمدی بھائیوں اور بہنوں کی دعاؤں کی برکت سے یکم جولائی ۱۹۳۲ء کو صاف بری کیا گیا - شکر ہے بارگاہِ ایزدی کا جس نے ہم بیکسوں پر خاص الخاص اپنا فضل و کرم کر کے اور اپنی معجزہ نمائی دکھا کر ہمارے غمگین دلوں کو خوشی میں مُبدّل کر دیا - الحمد للہ رب العالمین

ہم تینوں بہنیں خدا تعالیٰ کا شکریہ کرتی ہوئی مصباح کی سالانہ قیمت ارسال کر رہی ہیں - تاکہ کسی نادار بہن کے نام جاری ہو جائے - اور پڑھ کر ہمارے لئے دعا کیا کرے - جن بہنوں اور بھائیوں نے ہمارے بھائی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائی ہم ان کی مشکور و ممنون ہیں + (خاکسارہ عائشہ صدیقہ عرف کنیزہ فاطمہ بانو اور مبارکہ بانو و رقیہ بانو احمدی - بنت ڈاکٹر محمد علی خان صاحب احمدی مرحوم - افریقوی - قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰
اخبار مصباح قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## پھول

پھول

میز پوش یا غلاف
تکیہ پر کاڑھیں +

"نسیم"
قادیان

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا